# اے روحِ حسینؓ ہماری مدد فرما۔
# ہمیں ظلم سے نجات دلا

اے روح حسین ابن علیؓ!
اے روح جگر گوشۂ فاطمہؓ!
اے روح سبط نبی صلی اللہ علیہ وسلم!
اے روح شہید کربلا!
اے روح سیدالشباب الجنہ!

ہم تجھ کو براہِ راست، اس لئے پکار رہے ہیں کہ تو زندہ ہے، تو شہید ہے۔

قرآن نے شہید کو مردہ کہنے یا سمجھنے سے منع کیا ہے، ہاں تو زندہ ہے، اپنے رب سے رزق پاتا ہے، مگر ہم تیری زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔

تو زندہ ہے تو ہماری آواز یقیناً تجھ تک پہنچتی ہوگی۔

بلاشبہ نواسۂ رسولؐ کی حیثیت سے بارگاہ رب العزّت میں تیرا شمار مقرّبین خاص میں ہوگا۔

ہم ایک ایسی افتاد، ایک ایسی مصیبت سے نجات کے لئے تجھی کو اپنا واسطہ بناتے ہیں جو تیرے ہی نام پر نازل ہوتی ہے اور ہماری زندگیوں کو شدید اذیت سے دوچار کئے ہوئے ہے۔

لِلّٰہ! ہماری مدد فرمایئے! ہمارے رب کو ہم پر رحم فرمانے کے لئے آمادہ کیجئے، ہم آپ کا دامن شفقت پکڑتے ہیں، آپ اللہ کے دامنِ رحمت کو ہم پر سایہ فگن کرایئے۔

اے سوار دوشِ رسولؐ!

آپ تو سراپا محبت، شفقت اور لطف و کرم تھے، آپ نے تو کبھی انسانوں پر کوئی ظلم نہ کیا تھا، آپ مدینے سے کربلا تک کے سفر میں بہت سی بستیوں سے گزرے مگر کوئی ایک فرد بھی آپ کے یا آپ کے ساتھیوں کے ہاتھوں کہیں ستایا نہیں گیا، آپ نے صرف میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت دی اور وہاں بھی کسی پر ظلم نہ کیا، ہر ایک کا ظلم اپنی جان پر اور اپنے اہل خانہ کے سینوں، سروں اور حلقوم پر سہا! ظلم آپ کی فطرت سے کوسوں دور تھا، آپؑ کے حاشیۂ خیال میں بھی اس کا گزر نہ تھا۔

مگر اے حسینؓ! اے رسولؐ کے نورعین!

یہ تیرے نام نہاد، یہ تیرے پیروکار، یہ تیرے "جاں نثار" ایسے سنگدل، ایسے شقی القلب اور ایسے اذیت پسند کیوں بن گئے کہ آج ان کے کروڑوں ہم وطن اور "کلمہ گو بھائی" ان کے ہاتھوں ستائے جا رہے ہیں اور ان کا اصرار ہے کہ وہ یوں ہی ستائے جاتے رہیں گے۔ ان کی کوئی درخواست، کوئی التجا، کوئی اپیل سنی نہیں جائے گی۔

ہم آپ کی تعلیم و تربیت سے، آپ کے حُسنِ خلق سے اور آپ کی انسانیت دوستی سے واقف نہ ہوتے تو آپ کو پکارنے اور آپ کی مدد چاہنے کی راہ ہرگز اختیار نہ کرتے۔

آپ ہی بتایئے، آپ آج ہمارے درمیان موجود ہوتے تو کیا اس بات کو پسند کرتے یا اپنے پیروکاروں کو اس کی اجازت دیتے کہ وہ بستیوں کے درمیان جلوس لے کر نکلیں تو لاکھوں شہریوں کا اپنے گھروں سے نکلنا، اپنے مراکزِ ملازمت یا کاروبار تک پہنچنا، اپنے مریضوں کا اسپتال پہنچانا، اپنے جنازوں کو قبرستان تک لے جانا،

اپنے بچوں کے لئے دودھ اور مریضوں کے لئے دوا حاصل کرنا اور معمولاتِ زندگی برقرار رکھنا ممکن نہ رہے۔

آپ کی تعلیمات، آپ کے اقوالِ عالیہ، آپ کے اعمالِ حسنہ ہمارے سامنے ہیں۔

خدا کی قسم! آپ ہرگز یہ پسند نہ کرتے کہ شہروں کی مرکزی شاہراہیں چند ہزار افراد کے پیروں تلے ہوں اور ان پر سفر کرنے والے لاکھوں شہری تتر بتر کردیئے جائیں، گلی کوچوں میں ٹھونس دیئے جائیں، گھنٹوں حبس بیجا کی کیفیت سے دوچار رہیں اور انہیں انتہائی شدید ضرورت اور مجبوری کے عالم میں بھی سڑک کے ایک سے دوسرے کنارے پر پیدل چلنے کی اجازت بھی نہ دی جائے۔ نہیں، آپ یہ سنگدلی ہرگز گوارا نہ کرتے!

آپ کے نام پر، آپ کو محبوب رکھنے والے لاکھوں افراد پر، کبھی یوم عاشور پر، کبھی چہلم پر کبھی یوم علیؓ پر اور کبھی ان کی دیکھا دیکھی یوم میلاد النبیؐ پر شہریوں کا ناطقہ بند کرنے کی یہ روش کیا ظلم عظیم نہیں؟

خدارا! اپنے رب سے التجا کیجئے کہ وہ ان لوگوں کا دل نرم کردے، ان کی سوچ بدل دے، جو اپنے بھائیوں کو اذیت میں مبتلا کر کے خوشی اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ اسے کارِ ثواب بلکہ عبادت سمجھتے ہیں اور اپنے شوق کی تکمیل کے لیے کربلا کا سا کوئی غیر آباد خطۂ زمین یا شہروں کے گردونواح کا علاقہ استعمال کرنے کی بجائے اندرونِ شہر کی معروف ترین شاہراہوں اور گنجان آباد بستیوں سے گزرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ کیا جلوس نکالنے کے ساتھ اس کا مرکزی شاہراہوں اور گنجان علاقوں سے گزارنا بھی عقیدہ اور عبادت کا کوئی لازمی جزو ہے؟

اے روحِ حسینؓ، ہمارے حال پر رحم!

یہ اذیت رسانی، یہ ستم رسیدگی، یہ آفت زدگی، یہ شقی القلبی چونکہ آپ ہی کے مقدس نام پر ہو رہی ہے اس لئے ہم اس سے نجات کے لئے آپ ہی کو پکار رہے ہیں، اپنے اور ہمارے رب سے التجا کیجئے کہ وہ ہمیں اس اذیت سے نجات دے، جو لوگ اس پر کمربستہ ہیں، ان کو سختی اور بے حسی کی جگہ نرم روی اور انسان دوستی کی توفیق عطا فرمائے، انسانوں کے قلوب اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، وہ جب چاہے انہیں پھیر دینے پر قادر ہے۔

اے روحِ شہید کربلا!

توکل ظلم سے نجات کا ذریعہ بنی تھی۔

ہم آج پھر تجھ کو ظلم ہی سے نجات کے لئے پکار رہے ہیں۔

(جلوس زدہ لاکھوں مظلوم مسلمان)

علم وادب اور تاریخ وسیرت سے دلچسپی رکھنے والے باذوق قارئین کے مطالعہ کیلئے دو اہم کتابیں

فدائے احرار، عظیم مجاہد آزادی
مولانا محمد گل شیر شہید
مؤلف: محمد عمر فاروق : قیمت /150 روپے

صاحب طرز ادیب، مفکر احرار
چودھری افضل حق رحمہ اللہ کی
نایاب اور اہم کتاب
"شعور"
قیمت — ۳۵ روپے